خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

# مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

مترجم: جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

قسط۔۵

## موعظه خامسه

در کتاب کلینی از معاویه بن وهب از جناب صادق علیه السلام منقولست که فرمودند که باید طلب علم نمائیدوآنرا زینت بخشید بحلم و بردباری، و وقار و فروتنی نمائید پیش کسیکه ازو اخذ علم کرده اید و پیش کسیکه او از شما اخذ علم نموده و علمای جبار نباشید، یعنی بامردمان سرکشی و غرور نکنید والا بدی و سرکشی و کبر، خوبی علم شمارا خواهدبرد و پوشیده خواهد گردانید۔

و هم در آن کتاب از حرص بن المغیره منقول است که از جناب صادق علیه السلام سوال نمود از معنی و مقصود قول او سبحانه و تعالی: ''إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ''، جناب معصوم فرمودند که مراد در آنجا از علما، عالمانی اند که فعل آنها مطابق و موافق قول آنها باشد۔ و عالمیکه مردمانرا بامر نیک امر نمایدو خود ترک آن کندو یا منع از شی حرام کند و خود مرتکب آن حرام شود، آن عالم نیست۔ و هم در آن کتاب از جناب صادق صلوات اللہ علیه ماثور است که جناب امیر المومنین صلی اللہ

## پانچواں وعظ

کتاب ''کلینی'' میں معاویہ بن وہب کے ذریعے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: ''طلب علم کرو اور اس کو حلم، بردباری اور وقار سے زینت بخشو اور جس سے تم نے علم حاصل کیا ہے اور جس نے تم سے علم حاصل کیا ہے، اس کے سامنے فروتن اور متواضع رہو اور علمائے جبار میں سے نہ ہو، یعنی لوگوں سے غرور اور اکڑ کر پیش نہ آؤ، وگرنہ برائی، غرور اور کبر تمھارے علم کی اچھائی کو ختم کردیں گے اور اس کو چھپا دیں گے۔''

نیز اسی کتاب میں حرص بن مغیرہ نے امام صادق علیہ السلام سے آیہ مبارکہ ''إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ'' کے متعلق اللہ تعالیٰ کے مقصد و مفہوم کے بارے میں سوال کیا۔ معصومؑ نے ارشاد فرمایا: ''یہاں پر علماء سے مراد وہ علماء ہیں جن کا فعل ان کے قول کے موافق و مطابق ہو اور وہ شخص جو لوگوں کو نیک کام کا حکم دے اور خود اس کو ترک کردے، یا کسی حرام کام سے منع کرے اور خود اس حرام کا مرتکب ہو تو وہ عالم نہیں ہے۔'' اسی کتاب میں جناب امام صادق صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین

علیه و آله فرمودند که آیا خبر دهم شما را از کسیکه فقیه و عالم دین شماباشد۔بعد از آن فرمودند که فقیه و عالم شما کسیست که مردمانرا ناامید نگرداند ازرحمت خدا و هم از عذاب خداایشان را مطمئن نسازد و رخصت ندهد مردمانرا که معصیت حق تعالی کنند۔

و از جناب امام رضا علیه السلام منقول است که از علامات فقیه بودن آنست که حلیم و بردبار باشد و برای از غیر دین بزودی بیجا نشود و هم از علامات آن اینست که بسیار حرف نزند مگر اینکه مفید باشد در امر دین۔

و هم جناب امیر المومنین صلی الله علیه و آله فرمودند که سفاهت و نادانی و مکر در دل عالم نمی باشد۔

و هم در آن کتاب از جناب امیر المومنین صلوات الله علیه منقولست که عالم را سه علامت است که بان علامت ها او را می توان شناخت ۔اول علم دوم حلم سیم سکوت یعنی بیجا حرف نزدن و کسیکه در حقیقت عالم نیست وخود را در زمره علما مشهور میسازد او را نیز سه علامت است یکی انکه نزاع میکند با کسیکه حق تعالی او را در علم و فضل زیادتی داده باشد و معصیت و نافرمان برداری او میکند۔دویم انکه کسیکه در علم کم است اظهار غلبه بر او می نماید و سیم انکه اعانت ظالمین میکند بر ظلم۔

و هم در آن کتاب از سلیم بن قیس الهلالی مرویست که گفت که شنیدم که جنابامیر المومنین صلوات الله علیه و آله فرمودند

صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو خبر دوں اس شخص کے بارے میں جو تمہارے دین کا فقیہ و عالم ہو؟ اس کے بعد فرمایا کہ تمھارا فقیہ و عالم وہ شخص ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور ان کو عذاب خدا سے مطمئن بھی نہ کردے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت سے باز رکھے۔''

جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فقیہ ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ حلیم و بردبار ہو اور غیر دینی باتوں میں جلد مشتعل نہ ہو۔ نیز اس کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ بہت زیادہ بات نہ کرے مگر یہ کہ دین کے لئے مفید ہو۔

نیز جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عالم کے دل میں سفاہت و نادانی اور مکر نہیں ہوتا ہے۔

نیز اسی کتاب میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عالم کی تین نشانی ہیں جس سے وہ پہچانا جاسکتا ہے اول علم، دوم حلم، سوم خاموشی، یعنی بلا مقصد بات نہ کرنا، اور جو شخص حقیقت میں عالم نہیں ہے اور خود کو علما کے گروہ میں مشہور کرتا ہے اس کی بھی تین نشانیاں ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم وفضل میں زیادتی عطا کی ہے اختلاف اور اللہ کی معصیت و نافرمانی کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس شخص پر جس کا علم کم ہے حاوی ہونے کا اظہار کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ ظالموں کے ظلم میں ان کی مدد کرتا ہے۔

نیز اس کتاب میں سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ و

**که جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله ارشاد فرمودند که عالم دو قسم اند یکی آنکه عالم باشد و بمقتضای علم خود عمل نماید۔ دویم آنکه عالم باشد که بر خلاف علم عمل او باشد۔ اول ناجی است و ثانی هلاک میشود۔ بدرستیکه اهل جهنم را اذیت میرسد از بعض عالمی که فاسق باشد و بدرستی که سخت ترین مذمت و حسرت خواهد شد عالمی را که او را به سبب آن که ترک علم خود نموده یعنی بمقتضای آن عمل نه نموده داخل جهنم خواهند کرد۔ و شخصیکه موجب علم او و گفته او عمل نموده داخل بهشت خواهد شد۔**

**وهم در آن کتاب از جناب ابی الحسن موسی علیه السلام منقولست که روزی جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم داخل مسجد شدند دیدند که یک جماعه گرد شخصی نشسته اند۔ حضرت فرمودند که کیست آنمرد که چندین مردمان گرد و اطراف او نشسته اند۔ شخصی عرض نمود که این مرد علامه و بسیار داناست۔ حضرت فرمودند که کدام چیز را خوب میداند۔ مردمان عرض نمودند که نسب های مردم را خوب میداند و در تواریخ مهارت بسیار دارد و اشعار بسیار یاد دارد۔ حضرت فرمودند که این علمی است که اگر کسی آنرا نداند ضرر ندارد و اگر کسی دانست در آخرت باو نفع نمی بخشد۔ پوشیده نماند که هر گاه بمنصه ظهور رسید که عالم دو صنف اند۔ یکی عالم که با عمل باشد دویم آنکه عالم باشد لیکن فاسق باشد و بمقتضای علم خود عمل نکند۔**

آ لہ سے منقول ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے: ''عالم دو طرح کے ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے۔ دوسرا وہ عالم جس کا عمل اس کے علم کے خلاف ہے۔ پہلا ناجی ہے اور دوسرا ہلاک ہوجائے گا۔ بے شک اہل جہنم کو اذیت پہنچتی ہے اس عالم سے جو فاسق ہے۔ بے شک اس عالم کو سخت ندامت و حسرت ہوگی جس کو اس وجہ سے جہنم میں داخل کیا جائے گا کہ اس نے اپنے علم کو چھوڑ دیا، یعنی اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا اور وہ شخص جس نے اس کے علم اور اس کے کہنے پر عمل کیا ہے جنت میں جائے گا۔''

نیز اس کتاب میں جناب ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وآلہ مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد بیٹھے ہیں۔ حضرت نے فرمایا وہ شخص کون ہے جس کے گرد اتنے لوگ بیٹھے ہیں۔ کسی نے کہا کہ یہ مرد علامہ اور بہت جاننے والا ہے۔ حضرت نے فرمایا کس چیز کو زیادہ جانتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ انسانوں کے نسب سے خوب واقف ہے اور تاریخ میں بہت مہارت رکھتا ہے اور بہت سے اشعار حفظ کئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ وہ علم ہے جس کو اگر کوئی نہ جانے تو کوئی نقصان نہیں ہے اور اگر کوئی جان گیا تو وہ آخرت میں اس کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گا۔ واضح ہو کہ جب یہ ظاہر ہوگیا کہ عالم دو طرح کے ہیں: ایک عالم باعمل، دوسرا وہ جو عالم ہے لیکن فاسق ہے اور اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا ہے۔

پس باید دانست که عالمی که بصلاح و عفت و اعمال صالحه متحلی و آراسته باشد قرب و منزلت او نزد حق تعالیٰ و فضیلت او بر کافه ناس و سایر مردمان نه بمرتبه است که در مجلس واحد در معرض بیان آید و بزعم بنده هیچ خلقی از اصناف بشر بعد حیات معصوم نخواهد بود که کثرت آیات و احادیث فضیلت او مثل کثرت آیات و احادیث فضیلت علما باشد۔

وتوهم نشود که فقیر این حرف را که گفت بجهت آنست که خود را از آنجمله میداند زیرا که چه نسبت خاک را با عالم پاک، کجا بنده عاصی غریق بحر معاصی و کجا نفوس قدسیه ملکیه و بر تقدیر تسلیم ستودن و توصیف صنف خود نمودن هر چند پیش عقلا و دانشمندان قبیح و معیوب است، لیکن هر گاه غرض و مقصود شرعی بر آن موقوف باشد مستحسن بلکه گاه است که واجب باشد و از آنجاست که جناب ائمه علیهم السلام بجهت اظهار حق و تنبیه خلق از زبان خود اظهار بعضی از فضایل خود که حق سبحانه تعالیٰ بان مخصوص نمود ند میفرمودند۔

چنانچه در کافی مسطور است که جناب حضرت امیر المومنین صلوات الله علیه اکثر اوقات میفرمودند اَنَا قَسِیمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَاَنَا فَارُوقُ الاکْبَرِ وَ اَنَا صَاحِبُ الْعَصَاوَ الْمَیْسَم وَ لَقَدْ اَقَرَّتْ لِی جَمِیعُ الْمَلائِکَةِ وَالرُّوحُ مِثْلَ مَا اَقَرُّوا بَهِ لِرَسُولِ اللّٰہِ اِلیٰ غَیرِ ذٰلِکَ مِنَ الْمَدَایِحِ الْکَثِیرَةِ۔

پس جاننا چاہئے کہ صلاح، عفت اور اعمال صالحہ کے لباس سے آراستہ عالم کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرب اور منزلت اور عامہ ناس پر اس کی فضیلت اس حد تک ہے کہ ایک مجلس میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور اس حقیر کی نظر میں معصومین کے بعد اصناف بشر میں کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کی فضیلت میں احادیث و آیات، علماء کی فضیلت میں آیات و احادیث کے برابر ہوں۔

اور یہ شک و وہم پیدا نہ ہو کہ فقیر نے یہ باتیں اس لئے کہی ہیں چونکہ خود کو ان میں سے سمجھتا ہے، چونکہ خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت! کہاں بندہ عاصی غرق معاصی اور کہاں نفوس قدسیہ ملکیہ اور بر فرض تسلیم اپنے گروہ کی تعریف و ستائش کرنا ہر چند عقلاء کے نزدیک قبیح و معیوب ہے، لیکن اگر غرض و مقصد شرعی اس پر موقوف ہو تو مستحسن بلکہ کبھی کبھی واجب ہے۔ اور اسی لئے جناب ائمہ معصومین علیہم السلام اظہار حق اور تنبیہ خلق کے لئے اپنی زبان سے اپنے بعض فضائل جس سے اللہ تعالیٰ نے انھیں مخصوص فرمایا ہے، بیان کرتے تھے۔

چنانچہ کتاب ''کافی'' میں تحریر ہے کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اکثر فرماتے تھے: ''میں جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں''۔ ''میں فاروق اکبر اور صاحب عصا ہوں''۔ ''اور میری امامت و ولایت کا کا تمام ملائکہ اور روح الامین نے اسی طرح اقرار کیا ہے، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا ہے''۔ اس طرح کی بہت سی احادیث، ائمہ معصومین علیہم السلام کی فضیلت و مدح میں وارد ہوئی ہیں۔

لهذا بخاطر قاصر رسیدکه اولاً چند احادیث که در باب فضیلت علمای دین وارد شده ذکر نموده بعد از ان تنبیه نماید آنچه مقصود است از ذکر آن۔

پس بباید دانست که در کتاب کلینی که در مذهب امامیه بهتر و معتمدتر از آن کتابی نیست و اگر مذهب اثنا عشری حق است آن کتاب حق است ۔از جناب صادق صلوات الله علیه منقول است که جناب سید المرسلین فرمودندکه شخصیکه راه میرود باراده تحصیل علم دینی حق سبحانه و تعالی عوض آن راه بهشت را برای او مهیا میسازد و فرشتگان پرهای خود را فرش میکنند برای کسیکه طلب علم دین نماید ۔بدرستیکه که برای طالب علم دین ،طلب مغفرت میکند جمیع آنچه میان زمین و آسمان است تا آنکه ماهیان که اندرون دریا اند ۔و فضیلت عالم بر عابد مثل ماه شب چهاردهم است بر ستارگان ۔وبدرستیکه علما وارثان پیغمبران اند وترکه پیغمبران درهم و دینار نیست بلکه ترکه پیغمبران علم است پس کسیکه بهره یافت از علم بهره او کامل و وافر است۔

و هم در آن کتاب از جناب امام زین العابدین علیه السلام منقول است که فرمودند که حق سبحانه و تعالی وحی کرد بدانیال پیغمبر خود علیٰ نبینا علیه السلام که دشمن ترین بندگان من پیش من او است که جاهل باشد و علمای دین را در نظر خود ذلیل و خوار داند و پیروی علما نکند و دوست ترین بندگان من او است که طالب ثواب

لہٰذا میرے ذہن ناقص میں یہ بات آئی کہ پہلے علمائے دین کی فضیلت کے سلسلے میں چند حدیثوں کا تذکرہ کروں اور اس کے بعد ان کے ذکر کا مقصد بیان کروں۔

جاننا چاہئے کہ کتاب ''کلینی''، جس سے بہتر اور معتبر کتاب مذہب امامیہ میں نہیں ہے اور اگر مذہب اثنیٰ عشری حق ہے تو یہ کتاب بھی حق ہے، میں جناب امام صادق صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب سید المرسلینؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حصول علوم دین کی غرض سے راستہ طے کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے عوض جنت کا راستہ اس کے لئے مہیا کر دیتا ہے۔ فرشتے اس شخص کے لئے جو طلب علم دین کرتا ہے، اپنے بال و پر کو فرش بنا دیتے ہیں۔ بے شک آسمان و زمین کے درمیان رہنے والی تمام موجودات حتیٰ کہ دریا کے اندر رہنے والی مچھلیاں، طالب علم دین کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت، چودھویں کے چاند کی ستاروں پر فضیلت جیسی ہے۔ بے شک علماء، پیغمبروں کے وارث ہیں اور پیغمبروں کا ورثہ درہم و دینار نہیں ہے، بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس نے بھی علم سے فائدہ حاصل کیا اس کا فائدہ کامل و وافر ہے۔''

اسی کتاب میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی کی دانیال پیغمبر پر، علیٰ نبینا علیہ السلام، کہ میری نظر میں میرے بندوں میں میرا سب سے بڑا دشمن وہ شخص ہے جو جاہل ہو اور علمائے دین کو اپنی نگاہ میں ذلیل و کمتر سمجھے اور علماء کی پیروی نہ کرے، اور میرا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو ثواب کا

باشد وملازم علما باشد و آنچه حکیم و دانشمند مذهب و دین بگوید بجا آرد۔

و هم در آن کتاب از امام محمد باقر صلوات الله علیه منقولست که فرمودند عالمی که بعلم خود منتفع شود بهتر است از هفتاد هزار عابد۔ و هم درآن کتاب از معاویه بن عمار منقولست که عرض نمودم بخدمت جناب حضرت صادق علیه السلام که شخصی از شیعیان شما هست که احادیث شما را روایت میکند و شخصی هست که عبادت میکند کدام یک از آنها افضل است۔ جناب معصوم علیه السلام فرمودند شخصیکه احادیث ما را روایت میکند و بسبب آن اعتقادات شیعیان ما را محکم میسازد بهتر از هزار عابد است۔

و هم از آنحضرت مرویست که نیست خوبی زندگانی مگر برای دو کس یکی آنکه عالم باشد که مردمان اطاعت او کنند و دویم آنکه آنچه از علما شنود آنرا گوش کند و حفظ نماید۔

و هم از آنحضرت منقولست که فرمودند که خوبی ندارد شخصیکه از شیعیان ما باشد و اعتقاد خود را درست نکند و طریق معاملات را و عبادات را نداند چه اگر شیعیان ما ترک علم خواهند کرد محتاج خواهند شد به علمای مخالفین پس اینها ایشان را گمراه خواهند کرد بقسمی که که ایشان را خبر نخواهد شد۔

و هم در آن کتاب از جناب امام موسی کاظم علیه السلام منقولست که حرف زدن با

طلب گار رہو اور علماء کے ہم رکاب رہے اور جو کچھ دین کے حکیم و عالم کہیں اسے انجام دے۔''

نیز اسی کتاب میں امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے: ''وہ عالم جو اپنے علم سے فائدہ اٹھائے، ستر ہزار عبادت گزاروں سے بہتر ہے''۔ نیز اسی کتاب میں معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مکہ میں آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص ہے جو آپ کی حدیثوں کی روایت کرتا ہے اور دوسرا شخص ہے جو عبادت کرتا ہے، ان میں سے کون افضل ہے؟ جناب معصومؑ نے فرمایا: ''وہ شخص جو ہماری حدیثوں کی روایت کرتا ہے اور اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں کے عقائد کو مضبوط کرتا ہے، ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔''

نیز آن حضرت سے مروی ہے کہ زندگی کا لطف نہیں ہے مگر دو لوگوں کے لئے، ایک وہ جو عالم ہو اور لوگ اس کی اطاعت کریں، دوسرا ایسا شخص جو علماء سے جو کچھ بھی سنے حفظ کرے۔''

نیز آن حضرت سے منقول ہے کہ یہ اچھا نہیں ہے کہ کوئی شخص ہمارے شیعوں میں سے ہو اور اپنے عقائد کو درست نہ کرے اور لین دین اور عبادت کے طریقوں کو نہ جانے، کیونکہ اگر ہمارے شیعہ تحصیل علم کو چھوڑ دیں گے تو مخالفین کے علماء کے محتاج ہو جائیں گے۔ پس وہ لوگ ان کو اس طریقے سے گمراہ کریں گے کہ ان کو خبر تک نہ ہوگی۔

نیز اسی کتاب میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ عالم دین سے گفتگو اگر چہ کوڑا

**عالم دین هر چند بر سر مزبله و مواضع گندیده میسر شود بهتر است از حرف زدن با شخصیکه از دین بیگانه باشد گو بر فرشهای نفیس باشد۔**

**واز جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم منقول است که همنشینی نمودن با اهل دین شرف دنیا و آخرتست۔**

**واز جناب صادق علیه السلام منقولست که دوست ترین موتها نزد ابلیس موت فقیه عالم است ۔وهم از آنحضرت منقول است وقتیکه فقیه مومن میمیرد خلل و رخنه در دیوار اسلام حادث میشود که از هیچ چیز آنرا بند نمی توان ساخت۔**

**واز این قبیل احادیث بسیار وارد شده حتیٰ اینکه دربعضی احادیث وارد شده که نظر کردن بطرف روی عالم و دروازه عالم عبادت است۔ودر بعضی وارد شده که سیاهی دوات علمای دین که بان مسئله دین مینویسند بهتر است از خون شهدا که در راه خدا کشته شوند۔**

**اما مقصود از نقل امثال این احادیث پس چند چیز است۔یکی اینکه بر همگان ظاهر و روشن است که بعد غیبت جناب حضرت صاحب الزمان علیه السلام تا این زمان تبلیغ احکام الٰهی از اصول دین و فروع آن مثل آن که حق تعالیٰ واحد است وعادل است و نبی و امام باید معصوم باشد و خلیفه پیغمبر بلا واسطه جناب امیر صلوات الله علیه است و رجعت حق است و معاد حق است و امثال آن و طریق نمازهای یومیه و غیره و روزه**

کرکٹ اور گندگی کی جگہ پر ہو، اس شخص سے گفتگو کرنے سے بہتر ہے جو دین سے بیگانہ ہو اگر چہ نفیس فرش پر ہو۔

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ: ''علماء کی ہمنشینی دنیا وآخرت کا شرف ہے''۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان کے نزدیک سب سے پسندیدہ موت فقیہ عالم کی موت ہے۔نیز آن حضرت سے منقول ہے کہ جب فقیہ مومن مرتا ہے تو اسلام کی دیوار میں ایسا رخنہ وخلل پڑ جاتا ہے کہ کسی چیز سے اس کو بھرا نہیں جاسکتا ہے۔

اس طرح کی حدیثیں بہت ہیں۔حتیٰ یہ کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ عالم کے چہرے کی طرف نظر کرنا اور عالم کے گھر کے دروازے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔بعض روایتوں میں ہے کہ علماء کی دوات کی روشنائی جس سے دین کے مسئلے لکھتے ہیں، خدا کے راہ میں قتل ہونے والے شہید کے خون سے افضل ہے۔

اس طرح کی حدیثوں کے نقل کرنے کے چند مقاصد ہیں۔پہلے یہ کہ سب پر ظاہر وآشکار ہو جائے کہ غیبت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے بعد سے اس زمانے تک اصول وفروع میں سے احکام الٰہی، جیسے کہ حق تعالیٰ عادل ہے، نبی وامام کو معصوم ہونا چاہئے، امیر المومنین علیہ السلام پیغمبرؐ کے بلا واسطہ خلیفہ ہیں، رجعت حق ہے، معاد حق ہے وغیرہ، اور روزانہ کی نمازیں، ماہ مبارک رمضان و

ماه مبارک رمضان وغیره وطریق نکاح و اینکه کدام زن حرام است و بکدام نکاح می توان کرد
و دیگر احکام کثیره منحصر است در علمای دین۔ و معلوم است که که اگر چند مدت وجود ایشان در میان نباشد همه مردم از دین خود بیگانه میشوند و نمیدانند که امام ایشان کیست و مذهب ایشان چیست۔

وهم معلوم است که درستی اعتقادات و تهذیب اخلاق امریست بسیار جلیل القدر۔ و حال آنکه حق سبحانه و تعالیٰ چندین انبیاء و اوصیاء را برای همین فرستاده، و هر یک را معجزه کرامت نموده و جناب انبیا او صیا چه قدر در اینباب اهتمام نموده اند حتی اینکه جناب سید المرسلین علیہ السلام و جناب ائمه علیہم السلام بنفس نفیس خود برای اعلای کلمه دین با کفار مقاتله فرمودند و متحمل چندین شداید شدند۔ پس لابداست که علمای دین که در این زمان واسطه چنین امر جلیل القدر اند باید در نظرها معزز و محترم باشند تا سخن ایشان در دلها اثری بخشد والا کسیکه در نظر ذلیل و خوار باشد معلوم است که حرف او در دلها وقعی و تاثیر نمی بخشد و از آنجاست که در این زمانه خصوصاً در این هندوستان چونکه علما در نظر های اکثر مردم خوار اند، مردمان از اکثر امور دین بیگانه شدند۔

لهذا فقیر چند احادیث نبویؐ و جناب ائمه معصومین علیہم السلام که متضمن فضیلت علمای دین وارد شده بعرض رسانید تا مردمان بدانند که علما چقدر پیش رسول خدا علیہ السلام عزیز اند تا شاید مردمان بالجمله آگاه شوند و حرف علما را گوش کنند۔

غیرہ کے روزے کے طریقے، نکاح کا طریقہ، اور کون سی عورت حرام ہے اور کس سے نکاح جائز ہے، اور دوسرے بہت سے احکام، علمائے دین پر منحصر ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اگر چند مدت ان کا وجود نہ رہے تو سارے لوگ اپنے دین سے بیگانہ ہو جائیں گے اور نہیں جانیں گے کہ ان کا امام کون ہے اور ان کا مذہب کیا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہے کہ عقائد کا صحیح ہونا اور تہذیب اخلاق بہت ہی جلیل القدر امر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء واوصیاء کو اسی لئے بھیجا ہے اور ہر ایک کو معجزہ کرامت فرمایا ہے اور انبیاء واوصیاء نے اس سلسلے میں کتنا اہتمام کیا ہے، یہاں تک کہ جناب سید المرسلینؐ وائمہؑ طاہرین نے اعلائے کلمہ دین کے لئے بنفس نفیس کفار سے جنگ کی ہے اور بہت زحمتیں اٹھائی ہیں۔ پس لازم وضروری ہے کہ علمائے دین، جو اس زمانے میں اس امر جلیل القدر کے لئے ذمہ دار ہیں، لوگوں کی نظر میں معزز ومحترم ہوں تا کہ ان کی باتیں دلوں پر اثر کریں، ورنہ جو شخص لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہوگا، تو ظاہر ہے کہ اس کی بات دلوں کو متاثر نہیں کرسکتی ہے اور اسی لئے اس زمانے میں خاص کر ہندوستان میں، چونکہ علماء اکثر لوگوں کی نظروں میں حقیر ہیں لہٰذا لوگ بیشتر امور دین سے ناواقف ہیں۔

اس لئے اس حقیر نے علمائے دین کی فضیلت کے سلسلے میں جناب نبیؐ اور ائمہ معصومینؑ کی چند حدیثوں کو آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے تا کہ لوگ جان لیں کہ رسول خدا کی بارگاہ میں، علماء کس قدر عزیز ہیں۔ شاید کہ سب ہوشیار ہو جائیں اور علماء کی باتوں کو سنیں۔

اما مقصود دویم پس برغبت مردمان است برای تحصیل علم چه هر گاه علم موجب چندین فضیلت است پس حیف است که مردمان اراده تحصیل آن نکنند۔

دوسرا مقصد: پس تحصیل علم کی طرف لوگوں کی رغبت دلانا ہے۔ کیونکہ جب علم اتنی فضیلتوں کا باعث ہے تو افسوس ہے کہ لوگ اس کے حصول کا ارادہ نہ کریں۔

اما مقصود سوم پس آنست که هر گاه معلوم باشد که تصحیح اعتقادات و عبادات و معاملات امریست بغایت مطلوب و جلیل القدر ۔پس باید طریق عبادات و اعتقادات خود را از علمای دین دار که مورد چندین تفضلات الٰهی اند اخذ کنند نه از آنها که از علم بهره نداشته باشند یا اگر داشته باشند بمقتضای آن عمل نکنند و راه زنان دین باشند۔

تیسرا مقصد: جب معلوم رہے گا کہ عقائد، عبادات اور لین دین کی اصلاح ایک پسندیدہ اور جلیل القدر امر ہے تو ہم کو چاہئے کہ اعتقادات اور طریق عبادات کو ان علمائے دین جو اتنے سارے فضل و کرم خداوندی کے مستحق ہیں، سے اخذ کریں، نہ کہ ان سے جو یا تو علم نہیں رکھتے اور اگر رکھتے ہیں تو اس کے مطابق عمل نہیں کرتے ہیں اور وہ دین کے لٹیرے ہیں۔

حق سبحانه وتعالیٰ بتصدق حیات ائمه معصومین علیه السلام جمیع مومنین و مسلمین بلکه کافه خلق را ه راست نصیب کند و چشم های باطن ایشان را بینا گرداند تا حق را از باطل می توانند دریافت ۔وَهُوَ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ۔

اللہ تعالیٰ حیات معصومین کے صدقے میں تمام مومنین و مسلمین بلکہ تمام لوگوں کو راہ راست نصیب کرے اور ان کے باطن کی آنکھوں کو روشن کردے تاکہ حق و باطل میں تمیز کرسکیں۔وَهُوَ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ۔　　**(جاری)**

## نور ہدایت فاؤنڈیشن لکھنؤ میں امام خمینیؒ کی ۱۹ویں برسی کے موقع پر سیمینار

۴؍جون ۲۰۰۸ء کو رہبرانقلاب اسلامی ایران آیۃ اللہ العظمیٰ روح اللہ الخمینی نورہ اللہ مرقدہٗ کی ۱۹ویں برسی کے موقع پر نور ہدایت فاؤنڈیشن میں سیمینار منعقد ہوا۔ پروگرام کی ابتداء مولانا محمد عباس رضوی نے تلاوت سے کی بعدہٗ مولانا محمد سرور رضوی مبلغ جامعہ امامیہ تنظیم المکاتب نے امام راحلؒ کی مجاہدانہ زندگی پر مقالہ پڑھا، پھر حافظ خورشید علی فاضل جامعہ امامیہ نے مقالہ پڑھا جس میں تحریکات اتحاد کا تذکرہ کرتے ہوئے خاندان اجتہاد کے کارناموں کا تفصیل سے خصوصاً سید العلماءؒ، صفوۃ العلماءؒ اور عہد موجود میں ڈاکٹر مولانا کلب صادق اور قائد ملت مولانا کلب جواد کا ذکر کرتے ہوئے ایرانی انقلاب کی روح، اتحاد تک آئے اور امام خمینیؒ نیز ان کے رفقاء کی پرشکوہ زندگی اور حیات بخش اعمال کا بڑے اچھے انداز میں بیان کیا۔ جناب محمد صادق خان صاحب نے فارسی میں مجمل لیکن جامع و مانع مقالہ پیش کیا، تنویر نگروری اور تذہیب نگروری نے رہبر مرحوم کی شان میں نظمیں پیش کیں۔ مقالات اور نظموں کے بعد چند مقررین نے امام خمینیؒ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کیا۔ بعدہٗ رہبر انقلاب کی روح کو ایصال کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔